افریقہ

نائجیریا: عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فسادات

نائجیریا کے شہر کانو میں ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان خون ریز فسادات اس وقت پھوٹ پڑے جب، پولیس کے ذرائع کے مطابق، شہر میں یہ اطلاع پہنچی کہ مشہور جرمن عیسائی مبلغ رائن ہارڈ بونکے تبدیلی مذہب کی مہم کے سلسلے میں شہر میں پہنچ گیا ہے۔ ۱۵ اکتوبر کی دوپہر تک تشدد اس قدر پھیل گیا کہ حکام نے شام ساڑھے آٹھ بجے سے صبح ۶ بجے تک شہر میں کرفیو نافذ کر دیا۔ حکام کے مطابق کرفیو کے نفاذ سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک تشدد کے اکادکا واقعات کا سلسلہ جاری تھا۔ غروب آفتاب پر بین الاقوامی ہوائی اڈا بند کر دیا گیا اور پولیس اور فساد پر قابو پانے والے دستوں نے ہزار سالہ قدیم شہر کو جس کی آبادی ۴۰ اور ۶۰ لاکھ کے درمیان ہے، ملک کے باقی حصوں سے کاٹ دیا۔

تشدد زیادہ تر کانو کے مضافاتی علاقے سابون گیری میں ہوا، جہاں زیادہ تر عیسائیوں کی آبادی ہے۔ اور آبادی کی اکثریت کا تعلق مشرق میں آبادی ایبو قبیلے سے ہے۔ تشدد کے نتیجے میں پورا علاقہ تباہی اور ویرانی کا منظر پیش کرتا تھا جہاں جگہ جگہ جلی ہوئی کاریں، گرجا گھر اور وسیع پیمانے پر لوٹ مار کے شواہد موجود تھے۔

چشم دید گواہوں کے مطابق اگلے چوبیس گھنٹوں میں رائفلوں سے مسلح عیسائی مظاہرین نے ایک دن پہلے مسلمان فسادیوں کی جانب سے گرجاؤں کو جلا دیے جانے کا بدلہ رات کی تاریکی میں دو مساجد کو آگ لگا کر لیا۔ فسادات میں ایک سو سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ حکام نے فسادات کی شدت کے پیش نظر ہوائی جہازوں کے ذریعے علاقے میں مزید فوجی دستے روانہ کیے۔ کرفیو کے باوجود ساری رات تصادم کا سلسلہ جاری رہا۔ دونوں طرف سے لوگ چھوٹے چھوٹے گروپوں کی صورت میں سڑکوں پر گھومتے رہے اور راستے میں جگہ جگہ آگ لگاتے رہے۔ یوں دکھائی دیتا تھا کہ حفاظتی دستوں نے دونوں فریقوں کو ایک دوسرے سے صرف علیحدہ رکھنے کی حد تک مداخلت کی۔

ریورنڈ رائن ہارڈبونکے کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ اس عرصے میں سرکاری حفاظت میں حالات کا خاموشی سے جائزہ لیتے رہے۔ اطلاعات کے مطابق ان کا یہ پختہ عزم تھا کہ وہ پروگرام کے مطابق تبلیغی مہم جاری رکھیں گے۔ جبکہ مقامی مسلمان' رہنما' کانو کے امیر نے وفاقی حکومت سے درخواست کی کہ وہ بونکے کے اجتماعات کو منسوخ کر دے۔

کانو کے حالیہ فسادات ۱۹۸۷ء سے اب تک کے تمام فسادات میں بدترین تھے۔ گذشتہ فسادات میں کئی سو افراد' جن میں سے اکثر کا تعلق ایبو قبیلے اور دیگر عیسائیوں سے تھا' مارے گئے تھے اور کئی درجن چرچ جلا کر خاک کر دیئے گئے تھے۔

نائجیریا کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان آخری تصادم گذشتہ اپریل میں ہوا تھا جب کانو سے ۲۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال مشرقی ریاست باؤچی میں مقامی اندازے کے مطابق ۲۵۰ افراد مارے گئے۔ جب کہ نائجیرین اسلامک افیئرز کونسل کی رپورٹ کے مطابق مرنے والوں کی تعداد ۸۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

سرکاری طور پر جانی نقصان کے اعداد و شمار میسر نہیں آ سکے۔ تاہم اس ضمن میں پولیس اور اخبارات کی رپورٹوں میں بہت فرق ہے۔ پولیس کے قریبی ذرائع نے اموات کی تعداد ایک سو بتائی جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کم از کم تعداد ہو سکتی ہے کیونکہ اس سے اگلی رات بھی فسادات جاری رہے تھے۔

متنازع فیہ مبلغ ریورنڈ رائن ہارڈ بونکے نے' جو فسادات کو بھڑکانے کا موجب بنے تھے' جارحانہ انداز تبلیغ اور صحت یاب کرنے کے طور طریقوں کی وجہ سے بالخصوص افریقہ میں متعدد نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ نائجیریا کے اعلیٰ سرکاری حلقوں سے بھی ان کے تعلقات بتائے جاتے ہیں۔ اگرچہ بہت سے لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے لیے لاکھوں انسانوں کے دل جیتنے میں کامیاب رہے ہیں تاہم ان کے حقیقی عزائم کے بارے میں خصوصاً تیسری دنیا میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں' حتیٰ کہ ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ عوامی تبلیغ کی آڑ میں مالی مفادات سمیٹنے کے چکر میں ہیں۔

(رپورٹ: فوکس (لیسٹر) ۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء)